Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies (MJIS)
ISSN 3007-3820 (Print) | 3007-3812 (Online)
(January-June) 2024, 2:1 (18-47)

محی الدین جرنل آف اسلامک اسٹڈیز
(جنوری-جون ۲۰۲۴)، ۲:۱

بچوں کی نشوونما پر کارٹون بینی کے اثرات (سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں)

Effects of Watching Cartoons on Children's Development (In the light of Sīrah of Holy Prophet peace be upon him)

Dr. Irum Sultana.[a] & Dr. Syeda Mehmoona Khushbakht[b]

[a, b] Assistant Professor, Department of Islamic Thought and Culture, National University of Modern Languages (NUML), Islamabad
Corresponding author Email: isultana@numl.edu.pk

How to cite: Dr. Irum Sultana & Dr. Syeda Maimoona Khshbakht" Effects of Watching Cartoons on Children's Development (In the light of Sīrah of Holy Prophet peace be upon him),," *Mohi-ud-Journal of Islamic Studies* 2, no. 1 (2024): 18-47.

ABSTRACT:
Children are the builders of tomorrow and a valuable asset to society. It is the responsibility of parents, teachers, all educational and training institutions within society to guide their upbringing in the right direction. Just like books and magazines, cartoon-based short films or serial videos have become a focal point of children's attention in every home. Without distinction of language and culture, cartoons in every popular language, particularly Urdu, English, Arabic, and Hindi, are watched and shown in Pakistan as a source of entertainment, amusement, and education. These include mythological stories, comedic sketches, and cartoons based on religious education and training, which are particularly noteworthy. The content and themes of these films leave lasting and indelible impressions on children's minds, shaping their morals and beliefs. Therefore, there is a need to discuss these films from a research perspective. In this paper, in light of this necessity, some cartoon-based films and the publishing websites in Arabic, Urdu, and Hindi will be discussed. These cartoons required to be analyzed and compared their positive and negative effects on morals and beliefs. In the light of the Sīrah of Holy Prophet (peace be upon him) we have to revisit our childern's behaviour in this regard keeping in view the side effects of upon the valuable assest.
Key Words: Children, Parents, Cartoons, Effects, morals, Sīrah

Mention in the table a brief sketch of Second author's Contribution:- (Maximum two Authors allowed only)
First Author and Second Author have written this article together, in which the availability of content, the order of the content, the acquisition of references, the conclusions, both First Author and Second Author are equal partners in all these matters.

C

All Contents of this publication is copyrighted and property of *Mohi-ud-Din Journal of Islamic Studies*, and restricted to commercial use. It allows Research uses only, provided that original author(s) and sources should be credited with a proper academic referencing.

اللہ تعالیٰ نے والدین کے دلوں میں اپنی اولاد کی محبت ڈال دی ہے، یہی وجہ ہے کہ والدین اپنے بچوں سے جنس، رنگ، قد، حسن اور شکل وصورت سے قطع نظر ہو کر محبت کرتے ہیں۔ جسمانی یا ذہنی طور پر معذور بچے کے لیے بھی والدین کے دل میں اتنا ہی پیارا ہوتا ہے جتنا کہ ایک خوبصورت یا ذہین بچے کے لیے۔ اسی محبت وپیار کی وجہ سے والدین اپنے معیار کے مطابق اپنے بچوں کی ضروریات کو احسن طریقے سے پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ اور بچوں کی خواہشات کو اپنی بنیادی ضروریات پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے پیٹ پر پتھر باندھ کر زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ تاہم ضرورت سے زیادہ محبت میں بعض اوقات اخلاقی ضروریات نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ بسا اوقات والدین بچوں سے محبت کی بنا پر یا ارد گرد کے ماحول کی دوڑ میں کچھ ایسی چیزیں اپنے بچوں کو فراہم کر دیتے ہیں۔ جو ان کی جسمانی، روحانی، اخلاقی اور تعلیمی تباہی کا باعث ہوتیں ہیں۔ والدین کو اس وقت اس کا احساس نہیں ہوتا لیکن جب وہ ان مسائل سے دوچار ہوتے ہیں تو یہ برائیاں جڑ پکڑ چکی ہوتی ہیں۔ ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کے بہت سے عمومی نقصانات ہیں جن کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ یہاں ان کی کچھ ذیلی شاخیں، یعنی کارٹون اور ویڈیو گیمز، جو بچوں کو بہت زیادہ متاثر کر رہی ہیں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ تاکہ والدین کو ان کے مثبت اور منفی اثرات کا علم نہیں ہوتا۔

اسلام میں تربیت اولاد کی اہمیت

اسلام ایک کامل دین ہے۔ مہد سے لحد تک، انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے جتنے مراحل ہیں ان کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کی بابت اسلام نے رہنمائی فراہم نہ کی ہو انسانی زندگی کا سب سے اہم مرحلہ بچپن ہے اگر بچے کی تربیت اسلامی تعلیمات و اصولوں کے تحت ہو جائے تو وہ آگے چل کر عظیم انسان بن سکتا ہے۔ ورنہ یہی بچہ غلط تربیت اور بے توجہی کی وجہ سے معاشرے کا ناقابلِ علاج ناسور بن سکتا ہے۔

تربیت والدین کی اولین ذمہ داری

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک اہم اور بڑی نعمت صالح اور نیک اولاد ہے جو والدین کے لیے سکون اور ٹھنڈک ہوتی ہے۔ والدین کی اپنی اولاد کے لیے سب سے اہم ذمہ داری ان کی تربیت ہے۔ بچے اللہ کی امانت ہیں۔ قیامت کے دن والدین سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اس ذمہ داری کو محسوس کیا اور اس کی حفاظت کی یا اسے برباد کیا۔ انہیں اپنے بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھنا چاہیے ورنہ بچوں کے بگڑنے کے بہت امکانات ہیں۔ صالح اولاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم تحفہ ہے۔ اس لیے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ جہاں اپنے بچوں کی بہتر پرورش کا سوچیں وہیں تعلیم و تربیت کے عمل میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ اگر ان کی تعلیم و تربیت درست خطوط پر ہو گی تو ان کے دل و دماغ کی صلاحیتیں بھی کھل جاتی ہیں۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو نظر انداز نہ کریں۔

اسلام نے بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں والدین پر کچھ ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ مثال کے طور پر:

- والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو دین کی تعلیم دیں تاکہ بچے بڑے ہو کر اپنے والدین کے تابعدار اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تابعداری کرنے والے ہوں۔
- والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچے کو شروع سے ہی نیکی سکھائیں۔
- والدین کو اپنے بچوں کے مزاج اور صلاحیتوں کا بغور جائزہ لینا چاہیے اور ہر خوبی کو احسن طریقہ سے پروان چڑھانا چاہیے۔
- بچوں کو ہمیشہ سچ بولنے، ایماندار ہونے اور اچھے کام کرنے اور دوسروں کی مدد کرنے کی ترغیب دیں۔
- والدین کو چاہیے کہ بچوں کو ان کے اپنے حقوق، پڑوسیوں، رشتہ داروں، بزرگوں اور اساتذہ کے حقوق کے بارے میں تعلیم دیں۔
- بچوں میں تہذیب پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں آداب ملاقات، بیٹھنے اور کھڑے ہونے کے آداب، مجلس کے آداب وغیرہ سکھائیں۔
- بچوں کو اپنے جذبات کے اظہار کی آزادی دی جائے اور اگر وہ کوئی غلطی کر بیٹھیں تو انہیں اچھے طریقے سے منع کریں۔
- والدین کو صرف اچھے بچوں کی خواہش ہی نہیں کرنی چاہیے بلکہ اپنے بچوں کو اچھا بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- والدین کو اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات اور ان کی نصیحتوں سے استفادہ کرنا چاہیے۔

الغرض آج جو والدین ماحول کی خرابی سے پریشان ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے گھروں سے ماحول کو بہتر بنانے کا کام شروع کریں۔ زیادہ موثر تعلیم و تربیت کے لیے صالح مذہبی ماحول کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اچھائی اور برائی تعلیم کے ذریعے پھیلتی اور ترقی کرتی ہے۔ جس طرح والدین اپنے بچوں کی دنیاوی آسائش کا خیال رکھتے ہیں۔ اپنے بچوں کی فکری، عملی اور اخلاقی تربیت کریں۔

والدین کی اپنی اولاد سے حقیقی محبت اور حقیقی خیر خواہی یہ ہے کہ وہ بچوں کو دنیاوی آسائشیں فراہم کریں اور انہیں آخرت کی ابدی دولت سے روشناس کرائیں تب ہی وہ اپنی ذمہ داریوں سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ انسانی اقدار کے زوال کی وجہ نئی نسل کی تخلیقی صلاحیتوں کا فقدان اور خاندان کی اسلامی اصولوں سے دوری ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں تربیت اولاد

اسلام نے اولاد کی پرورش کے سلسلے میں جو بنیادی اصول و ضوابط پیش کیے ہیں اور تربیت کے عمل میں والدین کو جو رہنمائی فراہم کی ہے وہ کسی مذہب میں موجود نہیں ہے۔ یہی وہ اثر ہے جو ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف قصے اور واقعات بیان کیے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم واقعہ حضرت لقمان علیہ السلام کا ہے جس میں انہوں نے اپنے بیٹے کو اہم تربیتی نصیحتیں کیں۔

مختصراً ان آیات کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔
- والدین کے ساتھ شائستگی سے پیش آنا، اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔
- اپنے والدین کی ہر بات میں اطاعت کرو، جب تک کہ وہ تمہیں شرک پر مجبور نہ کریں۔
- نماز قائم کرنا اور نیک کاموں کی سفارش کرتے رہنا۔
- کوئی مصیبت آئے تو آہ و پکار کرنے کے بجائے صبر سے کام لیں۔
- زمین پر اکڑ کر مت چلو کیونکہ اللہ متکبر کو پسند نہیں کرتا۔
- اپنی رفتار میں اعتدال رکھیں اور اونچی آواز سے مت بولو۔
- اپنی آواز نیچی رکھو کیونکہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔[(1)]

معلوم ہوا کہ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان پر زور دیں اور اس فکر میں ثابت قدم رہیں۔ بچوں کی تعلیم کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی صفات میں سے وہ دعا بھی بیان فرمائی ہے جو وہ اپنے گھر والوں کے لیے کرتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾[(2)]

---

[1]۔ القرآن 31:13۔19

[2]۔ القرآن 25:74

(اور جو (دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں: ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔)

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اس دعا سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا مقصد یہ ہے کہ ان کے اہل وعیال اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے بنیں تاکہ انہیں دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں"[3]

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور خاص بندے صرف اپنی کوششوں اور محنتوں پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ کوشش کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بھی متوجہ رہتے ہیں اور اپنے اہل وعیال کی صلاح وفلاح اور تربیت کے لئے دعائیں بھی مانگتے رہتے ہیں۔

پیغمبروں کی دعائیں اپنی اولاد کے حق میں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اولاد کی نعمت کا شکر بجالانے اور ان کی صحیح تربیت کرنے کا پابند بنایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾[4]

(اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔)

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں تعلیم وتربیت کی ذمہ داری کو نہایت جامع انداز میں بیان کر دیا گیا ہے۔ آگ سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے بچوں کو ایسی تعلیم وتربیت دینی چاہئے جو ان کی دنیاوی واخروی کامیابی کی ضامن ہو۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"عَلِّمُوهُمْ وَأَدِّبُوهُمْ"[5]

(اپنے اہل وعیال کی تعلیم وتربیت کرکے انہیں جہنم کی آگ سے بچاؤ۔)

امام مجاہد فرماتے ہیں:

"اتَّقُوا اللَّهَ، وَأَوْصُوا أَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ"[6]

3۔ تفسیر ابن عباس، جمعہ: محمد بن یعقوب الفیروز آبادی (بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ)، 306:1

4۔ القرآن 6:66

5۔ البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، شعب الایمان (بیروت، دار الکتب العلمیہ، الطبعہ الاولیٰ، 1410ھ)، حدیث: 8648

(اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے اہل وعیال کو تقویٰ اور پرہیز گاری کی تاکید کیا کرو۔)

تربیت اولاد کے حوالے سے والدین کی ذمہ داریوں میں سے یہ ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اچھے کاموں کی ترغیب دیں، ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعامانگیں، اور انہیں صحیح ماحول فراہم کریں۔اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا پر غور کیجیے کہ کیسے اپنے اہل خانہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے صلاح وخیر طلب کررہے ہیں:

﴿ وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴾[7]

(میرے پروردگار! مجھے اس بات کا پابند بنادیجئے کہ میں اُن نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں، اور وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہو، اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالیجئے۔)

اللہ تعالیٰ سے اپنے اہل خانہ کے لئے دعا کے ساتھ ساتھ ان کو وعظ ونصیحت بھی بہت ضروری ہے۔ماں باپ کی طرف سے اولاد کو ملنے والا سب سے بیش بہا اور قیمتی انعام ان کی بہترین اور مثالی تربیت ہے۔نیز تربیت اولاد میں کوتاہی اور غفلت ایک سنگین اور خطرناک جرم ہے جس کے بُرے نتائج دنیا وآخرت میں بھگتنے پڑتے ہیں، چنانچہ غیر تربیت یافتہ اولاد آدمی کے لئے دنیا میں بھی وبال جان بن جاتی ہے، اور آخرت میں بھی ان کی وجہ سے مؤاخذہ ہوگا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((من وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إثمه على أبيه))[8]

(جس کو اللہ تعالیٰ اولاد کی نعمت سے نوازے اس کو چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھی تربیت کرے، جب بالغ ہوجائے تو اس کی شادی کرائے اگر بالغ ہونے کے بعد اس کی شادی نہ کرائے اور وہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کا وبال اس کے باپ پر ہوگا۔)

اسی طرح حضرت ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ))[9]

6۔ تفسیر الطبری، جامع البیان فی تاویل القرآن، محمد بن جریر ، ابو جعفر الطبری (مؤسسہ الرسالہ، الطبعہ الأولی، 1420ھ، 2000ء)، 492:23

7۔ سورۃ النمل:19/27

8۔ مشکاۃ المصابیح، محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی، المکتب الإسلامی، بیروت، الطبعہ الثالثہ، 1405ھ، 1985ء، کتاب النکاح، باب الولي في النكاح واستئذان المرأة، حدیث:3138، ص:211/2

(کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا۔)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ہر گھر کو ایک تربیت گاہ بنا دیا جس میں ہر چھوٹا بڑا نہ صرف آداب انسانیت جانتا تھا بلکہ عملاً بھی اس کا عادی تھا۔ اسی طرح صحاح ستہ میں شامل حدیث کی کتاب "سنن ابن ماجہ" میں فرمان نبوی موجود ہے کہ:

((أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ))[10]

(اپنی اولاد کے ساتھ نرمی برتو، اور ان کی بہتر تربیت کرو۔)

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی امت کو اولاد کی بہتر تربیت کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

اسی طرح جب بچہ زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اللہ کا نام سکھانا چاہیے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"اپنے بچوں کی زبان کلمہ لا الہ الا اللہ سے کھلواؤ اور یہی کلمہ موت کے وقت ان کو یاد دلاؤ"[11]

اسی طرح جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اس وقت ماں باپ کے لئے حکم ہے کہ اس کو نماز پڑھنا سکھائیں، مسجد میں ساتھ لے جائیں۔

چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ:

((مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ))[12]

(بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب دس سال کے ہوں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ اور بستروں میں الگ کر دو۔)

دراصل والدین ہی بچے کی اصل تربیت کے ذمہ دار ہیں۔ والدین کی آنحضرت ﷺ نے یہ ذمہ داری ڈالی کہ وہ بچے کے سامنے جھوٹ نہ بولیں۔

9۔ سنن ترمذی، محمد بن عیسی، الترمذی، شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفی البابی الحلبی، مصر، الطبعہ الثانیہ، 1395ھ، 1975ء، أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْوَلَدِ، حدیث:1952، ص:4/338

10۔ سنن ابن ماجہ، ابن ماجہ أبو عبد اللہ محمد، دار إحیاء الکتب العربیہ فیصل عیسی البابی الحلبی، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ، ...، حدیث:3671

11۔ تربیۃ الاولاد فی الاسلام، عبد اللہ ناصح علوان، دار السلام للطباعہ والنشر والتوزیع، الطبعہ الاولی 1396ھ، ص:2/647

12۔ سنن أبی داود، أبو داود سلیمان بن الأشعث السجستانی، دار الکتاب العربی، بیروت، كِتَابُ الصلاة، باب مَتَى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ، حدیث:495، ص:1/185

اولاد کے ساتھ حسن سلوک

حضور اکرم ﷺ کے ارشادات سے پتہ چلتا ہے کہ اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان پر مہربان ہونا کامل ایمان کی نشانی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ))[13]

(مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اخلاق میں اچھا اور اپنے اہل وعیال پر مہربان ہے۔)

حضرت محمد ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی یہی تھا کہ آپ ﷺ ہر دو والدین اور بچّوں کو علم و عرفان کی دولت سے مالا مال کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اس طور پر رہنمائی فرمائیں کہ وہ دنیا و آخرت میں سعادت مندی و کامرانی سے بہرہ ور ہو سکیں۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان نکات کی روشنی میں نئی نسل کی اصلاح و تربیت کا کام انجام دیا جانا چاہیئے۔

بقول علامہ اقبال:

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا   آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا[14]

مبحث دوم: کارٹون بینی کی اقسام و مقاصد

کارٹون سے کیا مراد؟

اصل سے ملتا جلتا خطوط یا لکیروں کا بنایا ہوا خاکہ یا تصویر جس سے مزاح کا رنگ پیدا ہو اخبارات و رسائل میں چھپنے والے اور پردہ سیمیں پر دکھائے جانے والے تفریحی یا مزاحیہ یا طنزیہ خاکے کارٹون سے یہاں میری مراد پردہ سیمیں پر دکھایے جانے والے تفریحی یا مزاحیہ یا طنزیہ خاکے ہیں۔

کارٹون کے معنی

- تصویری خاکہ، مزاحیہ تصویر، مضحک تصویر، مضحکہ خیز خاکہ
- وہ تصویر جو موٹے کاغذ پر بنائی جائے اور اس کی نقل کپڑے یا کسی اور چیز پر کی جائے۔
- وہ تصویر جو کسی اخبار یا رسالے میں چھاپی جائے اور اس میں کسی شخص یا بات کا مذاق اڑایا جائے۔[15]

13۔ سنن ترمذی، محمد بن عیسی ، الترمذی، أَبْوَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِكْمَالِ الإِيمَانِ وَزِيَادَتِهِ وَنُقْصَانِهِ، رقم:2612،

14۔ کلیات اقبال، علامہ اقبال، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، 127

15۔ www.urduinc.com/english-dictionary, Date: 25/6/2019

-کارٹون (Cartoon) دو جہتی تصویری بصری فن کی ایک شکل ہے۔ اس کی مخصوص تعریف وقت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہی ہے۔ جدید تعریف کے مطابق کارٹون عام طور پر ایک غیر حقیقی یا نیم غیر حقیقی ترسیم یا نقاشی جس کا مقصد طنز، بگاڑی ہوئی تصویر، مزاح یا اس طرح کے کاموں کا جمالیاتی طرز ہو سکتا ہے۔ وہ فنکار کارٹون تخلیق کرتا ہے اسے کارٹونسٹ کہا جاتا ہے۔

Cartoon in English: *According to Cambridge Advanced learner's Dictionary:*

"A drawing, especially in a newspaper or magazine, that tells a joke or makes a humorous political criticism." (16)

کارٹون کی اہمیت

کارٹون ہمیشہ سے بچوں کے لیے دلچسپی کا باعث رہے ہیں موجودہ دور میں بننے والے کارٹون بچوں کے لیے انٹرٹینمنٹ کا ذریعہ اور وقت گزاری کا سامان ہی نہیں بلکہ بچے ان سے بہت کچھ سیکھ رہے ہیں جن میں بہت کم اچھی اور بے شمار بیہودہ چیزیں موجود ہیں جو بچوں میں تشدد پسندی غیر اسلامی ثقافت رسم و رواج، اخلاقی کردار سے دوری اور ٹپوری زبان فروغ پا رہی ہے۔

بچوں کا ذہن

بچوں کا ذہن صاف سلیٹ کی مانند اور دل بلکل سفید کاغذ کی طرح ہوتے ہیں۔ آپ اس کے دل دماغ پر جو چھاپ چھوڑنا چاہیں گے چھوڑ سکتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ))(17)

(ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اس کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔)

ایک اشکال اور اس کا جواب

یہ سوال اپنی جگہ اہم ہے کہ ایک معمولی سا کارٹون شو بچوں پر کیسے اثر انداز ہو سکتا ہے معصوم بچے کو یہ کس طرح متاثر کرتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے گھر میں اپنے بچوں کی نفسیات اور الفاظ اور ان کی معصومانہ خواہشات کا جائزہ لیں تو بغیر کسی دلیل کے آپ کو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔(18)

16- Cambridge Advanced learner's Dictionary, Cambridge University Press, UK

17- صحیح بخاری، امام بخاری، کتاب الجنائز، باب ما قيل في أولاد المشركين، حدیث:1319، 465:1

18- https://ziyabukhari.blogspot.com (معصوم بچے کے عقیدے پر کارٹون کا اثر، از ابو تقی الدین ضیاء)

کارٹون کی اقسام

- **ویڈیو گیم میں سور کی شکل**

کارٹون کی طرح ویڈیو گیم بھی سور کی شکل کے کردار موجود ہوتے ہیں، مگر السٹریشن کی فنی مہارت سے اس طرح سنوار کر پیش کیا جاتا ہے کہ فوری طور پر دماغ اس طرف متوجہ نہیں ہوتا مثلاً: "**ینگری برڈز**" میں ایک کردار "**بیڈ بگیر**" سور کی شکل کا ہے۔[19]

- **کامکس**

- (comics) داستان گوئی کا ایک ایسا وسیلہ ہے جس میں صفحات پر سلسلہ وار یا متاثر تصاویر کے ذریعے خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات ان تصاویر کے ساتھ ساتھ تحریری بیانیوں اور دیگر بصری آلات کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ کامکس اپنی بنیادی شکل میں دیگر تصاویر کا پہلو یا پہلو مجموعہ ہوتے ہیں۔ ان میں استعمال ہونے والے تحریری آلات میں سپیچ ببل، تعارفی الفاظ اور بیانیے شامل ہوتے ہیں۔ کامکس میں اکثر کارٹون اور تصویری خاکوں کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن فومیٹی کامکس کی ایک ایسی قسم ہے جس میں فوٹو گرافس کو تصویروں کی مانند استعمال کیا جاتا ہے۔

کامکس کی تاریخ تھوڑی پیچیدہ ہے۔ ان کو مختلف ممالک اور ثقافتوں میں مختلف طور سے پزیرائی ملی۔ کچھ کامکس کی ہی ایک قدیم قسم ہے۔[20] اس کو کے غاروں میں نقاشی ان کو بنانے والے قدیم انسانوں کے شکاری کارناموں کا ایک بیانیہ ہے چنانچہ یہ ایک طرح سے کامک کی مانند ہی ہے کیونکہ کامکس بھی کسی واقعے کے تصویری بیانیے ہی ہوتے ہیں۔ 20ویں صدی میں کامکس کو دیگر مغربی ممالک جیسے امریکا اور یورپ (خصوصاً فرانس اور بلجیم) اور مشرقی ممالک جیسے جاپان وغیرہ میں پزیرائی ملی۔

اگر کامکس کی جدید شکل کی تاریخ پر توجہ مرکوز کریں تو یوروپی کامکس کی بنیاد رودولف ٹاپفر نے اپنے 1830ء کی دہائی کے کارٹون اسٹرپ سے رکھی۔ البتہ، کامکس کے اس وسیلے کو 1930ء کی دہائی میں جا کر ہی خوب پزیرائی ملی جب دی ایڈونچرز آف ٹنٹن شائع ہوا۔ جبکہ اگر امریکی کامکس کی بات کی جائے تو وہ عوامی ذرائع ابلاغ کا حصہ کہیں 20ویں صدی کے ابتدائی مراحل میں آکر بنیں؛ 1930ء کی دہائی میں رسالہ نما کامک

---

[19] ۔ کارٹون بینی، ویڈیو گیم اور مسلمان بچے، مفتی محمد شہزاد، رطیب پبلشرز، کراچی، دسمبر 2014ء، 26-28

[20] ۔ نامعلوم (1992)، آرٹ میں متاخر تصاویر: لاسکو غار نگاری سے سپائیڈر مین تک۔ کامک آرٹ اخذ کردہ بتاریخ 5 نومبر 2015ء

بکس شائع ہونے لگیں اور سوپر مین کے کردار پر مبنی پہلا سوپر ہیرو کامک 1938ء میں شائع ہوا۔[21] یہ تو کچھ نہیں؛ جاپانی کامکس (جنہیں مانگا بھی کہا جاتا ہے)، اپنی تاریخ کا آغاز 12 ویں صدی میں پیش کرتے ہیں۔ البتہ امریکی کامکس کی طرح، مانگا بھی 20ویں صدی میں ہی جاکر مقبول ٹھہرے۔

انگریزی زبان میں کامکس دراصل مزاحیہ تصویری خاکوں کو کہا جاتا ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اب اس لفظ کا استعمال سنجیدہ تصویری بیانیوں کے لیے بھی کیا جانے لگا ہے۔ ابتدائی طور پر لوگ کامکس کو ایک سنجیدہ فن نہیں سمجھتے تھے لیکن 20 ویں صدی میں کامکس مقبولیت اختیار کرتے چلے گئے اور لوگوں نے انہیں خوب سراہا۔

- **قدیم تصویری بیانیے**

روم میں موجود ستونِ تراژن تصویری بیانیوں کی وہ پہلی شکل ہے جو موجودہ دور کے کامکس کے لیے پیش رو ثابت ہوئی۔[22] اس ستون پر کُندہ متاخر تصویریں ایک قدیم واقعے کا مختصر قصہ بیان کرتی ہیں۔ اس طرح کی مُتاخر تصاویر زمانہ قدیم میں کئی شکلوں

میں ملتی ہیں، مثلاً مصری، حیروغلیفی، یونانی، سنگ تراشی اور قرون وسطی کی گُلکاری و نگاری مثلاً مرقع بایوئی وغیرہ میں۔

کتاب مقدس کی کئی ایسی قدیم اشاعت بھی ہیں جن کا انحصار تصویری بیانیوں پر تھا اور ان کی مدد سے یورپ کے ان پڑھ لوگوں میں مسیحیت کی منادی کی جاتی تھی۔ یہ قدیم تصویری بیانیے اکثر لوگوں کی پہنچ سے دور تھے اور ان کی مقبولیت میں اضافہ بعد از مصوری اور نقاشی کے اعلیٰ فنون کے ذریعے ہوا۔ 17 ویں صدی تا 18 ویں صدی میں تصویری بیانیوں کا یہ رُجحان مذہبی مواد سے ہٹ کر طنز و مزاح کی طرف راغب ہوتا چلا گیا۔ اور اسی دورانیے میں ہی سپیچ ببل کے استعمال کا بھی آغاز ملتا ہے۔

پرنٹنگ پریس اور کارٹون

پرنٹنگ پریس کی ایجاد کے بعد لکھی جانے والی تحریروں میں درج حروف کی چھپائی آسان ہوگئیں، البتہ تصویروں کی چھپائی میں کچھ خاصا فرق نہ آیا۔ چنانچہ مصور حضرات تصویروں کے ایک متاخر مجموعے کو ایک سلسلے میں چھاپتے تھے اور ان کے نیچے تحریروں کے ذریعے ان تصاویر کی کہانی بیان کرتے تھے۔

21۔ ارون ظہیر الدین (13 اکتوبر 2015ء) "سوپر ہیرو: ایک جائزہ" "کامکس وامکس۔ اخذ کردہ بتاریخ 9 نومبر 2015ء

22۔ نامعلوم (مارچ 2015ء)، "ستون تراژن، ایک قدیم کامک سٹرپ کا مطالعہ"۔ نیشنل جیوفرافگ سوسائیٹی۔ اخذ کردہ بتاریخ 5 نومبر، 2015ء

بچوں میں ناپید ہوتی کتب بینی کی عادت کا خیال کرتے ہوئے اور مطالعہ کی رغبت دلانے کی خاطر تقریباً ہر زبان میں کارٹون اسٹرپس یا کامکس کا سہارا لیا جاتا ہے تاکہ یہ فوائد حاصل ہوں:

1. ذخیرہ الفاظ (vocabulary) میں اضافہ۔
2. درست املا اور صرف و نحو (grammar) سے واقفیت۔
3. علم اور یاداشت کی وسعت لکھنے کی صلاحیت کا پیدا ہونا اور اگر پہلے سے یہ صلاحیت موجود ہے تو اس میں اضافہ کا امکان۔

اردو زبان میں کارٹون / کامکس کے ختم ہوتے رجحان کی طرف اپنے ایک مضمون میں اشارہ کرتے ہوئے مشہور ہندوستانی صحافی / بلاگر شمس عدنان علوی نے لکھا تھا کہ:

> موجودہ دور میں اردو اخبارات نے بچوں کے کارٹون یا کامک اسٹرپ کو یکسر نظر انداز کر ڈالا ہے، جس کے سبب اخبارات یا رسائل کے مطالعے سے کئی نسل کی دوری بڑھتی جا رہی ہے۔ اردو میں کارٹون ویب سائیٹ بنانے کا خیال تو کافی عرصہ سے تھا اور اس کے لیے ہم چند دوستوں نے کچھ کام بھی کر رکھا تھا مگر عدنان بھائی کی یاد دہانی نے اس ارادے کو تیزی کے ساتھ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ یہ ویب سائیٹ بلاگ اسپاٹ پر قائم کی گئی ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ہر ماہ کم از کم 15 تا 25 کارٹون کہانیاں پیش کی جائیں۔

کارٹون بینی کے مقاصد

- **تشدد کے مزاج کا فروغ پانا**

ایسے ویڈیو گیم بھی موجود ہیں جن میں لڑائی بھڑائی کا کھیل ہوتا ہے، ان جیسے ویڈیو گیمز سے بچوں کے کچے ذہنوں میں تشدد کا مزاج فروغ پاتا ہے، ایک دوسرے کو مارنا، سر پھاڑنا، خون نکال دینا، دوسروں کو گالیاں دینا دوسرے کو گرانے اور پچھاڑنے کے لئے کسی بھی حد سے گزر جانے کی نوعیت کے جذبات ابھرتے ہیں۔

- **اسلحہ کے ناجائز استعمال کا شوق**

ایسے بھی ویڈیو گیم موجود ہیں جن میں اسلحہ چلا کر دشمن کو مارنے کا کھیل ہوتا ہے۔ ان جیسے ویڈیو گیمز سے بچوں میں اسلحہ چلانے اور ایک دوسرے کو مارنے کا ناجائز شوق پیدا ہوتا ہے۔ جس کا اظہار عید الفطر کے دنوں میں بخوبی ہوتا ہے، جب کھلونا، بندوق کی ریکارڈ سیل ہوتی ہے۔ اور اس سے پلاسٹک کے چھرے

ایک دوسرے پر چلاتے ہیں۔ کئی ایک واقعات موجود ہیں جن میں بچوں کی آنکھوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

- **شعائر اسلام کی توہین**

ایسے ویڈیو گیم بھی موجود ہیں جن میں شعائر اسلام کی سنگین بے حرمتی کی گئی ہے۔ مثلاً:

- ریزیڈینٹ ایول' نامی گیم، کہ جس میں ایک ایسی کتاب کو زمین پر گرا ہوا دکھایا گیا جو قرآن کریم کے مشابہ ہے۔
- اس کے ایک دوسرے پارٹ میں ایک مقام پر ایک دروازہ، مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام کے دروازے کے مشابہ بنایا گیا ہے۔
- اسی طرح ایک گیم Devil may cry میں کھیلنے والے کے سامنے ایک دروازہ ہوتا ہے جو خانہ کعبہ کے دروازے کے مشابہ ہے۔
- ایک گیم 'IGI2' میں قرآنی آیات بھی واضح دکھائی دے رہی ہیں، دوسرے مقام پر ایک دیوار کے اوپر "اللہ" الٹا لکھا ہوا ہے۔

یہ باتیں کسی مسلمان کے لئے زیبا نہیں۔ مگر چونکہ سازش کے ذریعے نہ صرف بچوں بلکہ بڑوں کے ذہنوں پر بھی ایسا قابو پالیا گیا ہے کہ اس طرح کی مذموم حرکت کا انہیں احساس ہی نہیں ہوتا اور ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا جاچکا ہوتا ہے۔

- **اسلام مخالف جذبات**

دنیا کی استعماری قوتوں نے جہاں کہیں کسی بھی ملک میں جنگ یا فوجی کاروائی میں سے کسی ایک کا ویڈیو گیم بنا دیا۔ اب ہمارے مسلمان بچے یہ گیم کھیلتے ہوئے خود کو غیر ملکی وغیر مسلم فوجی کے لباس میں ملبوس تصور کر کے اپنے مدمقابل دشمن کو گولیوں اور بموں سے اڑانے کے تصوراتی عمل سے گذرتے ہیں۔ ان میں یہ شعور بیدار نہیں ہوتا کہ وہ ایک مسلمان کو عراق یا افغانستان میں قتل کر رہے ہیں۔

مبحث سوم: کارٹون بینی کے بچوں کی نشوونما پر اثرات اور ان کا حل

کارٹون بینی کے بچوں کی نشوونما پر مثبت اثرات

کارٹون آج کل کے دور میں بچوں کی نشوونما کا حصہ ہیں کئی صدیوں پہلے کارٹون فلم کی انڈسٹری لوگوں کے درمیان عام ہوئی بہت سے بچوں کی نسلیں اینمیٹڈ فلموں کو دیکھ کر نشونما پاچکی ہیں۔ لڑکیوں نے اپنے ذہنوں کو اِس

طریقے سے تیار کیا ہوا ہے۔ کہ وہ شہزادیاں ہیں اور لڑکے اپنے آپ کو شاہی شہزادے تخیل کرتے ہیں۔ یہ سب کلاسک اینمیٹڈ کہانیوں کو دیکھنے کے بعد ممکن ہوا جیسا کہ پیٹر پین، آلہ دین، میجک لینڈ، سنڈریلا، بیوٹی اینڈ بیسٹ وغیرہ۔

بچوں کی کارٹون بینی میں بہت سے مثبت اثرات دیکھے جاسکتے ہیں جو کہ بچوں کے انداز اور ان کی بڑھوتری میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ کارٹون کے کچھ مثبت اثرات ہیں جو کہ بچوں کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

- **جلدی سیکھنے کی صلاحیت**

کارٹون بچوں کو جلدی سیکھنے کی صلاحیت بخشتے ہیں کارٹون کا بچوں پر مثبت اثر آسکتے ہیں کہ زیادہ تر یہ بچوں کے تعلیمی مقاصد جیسا شکلیں اعداد اور رنگ سکھاتے ہیں۔ اِس طرح کے کارٹون بچوں کے لیے پُرکشش اور تفریح کی شکل پیش کرتے ہیں۔ تو انکا سیکھنا ان کے لیے تفریح کا باعث ہے۔ چلنے اور بولنے والی تصویریں خوبصورت شکلوں کے ساتھ بچوں کے لیے پڑھائی میں دلچسپی پیدا کرتی ہیں۔

- **سنجیدگی سے سیکھنے کی صلاحیت**

کارٹون بچوں کی سنجیدہ بڑھوتری میں مدد کرتے ہیں جیسا کہ کام کرنا، زیادہ دیر تک یاد رہنا، لاجک اور اس کی وضاحت کرنا، زیادہ سننے اور دیکھنے کی صلاحیت کا پید ہونا۔

- **زبان کی بڑھوتری**

کارٹون آپ کے بچے کے سامنے زبانوں کو ظاہر کرتے ہیں جو کہ بچے کی بولنے کی صلاحیت کو بڑھادیتا ہے۔ اپنی زبان میں انہیں کارٹون دیکھنے کی اجازت دیں جیسا کہ انکی بہتر زبان سیکھنے میں مدد کریں۔

- **تخلیقی صلاحیتوں کا بڑھانا**

کارٹون بچے کی تخیلی اور تخلیقی صلاحیتوں کو بڑھاتے ہیں۔ بچے نئے طریقے سے سوچ وبچار کرتے ہیں۔ جیسا کہ وہ کہانیوں میں دیکھتے ہیں۔

- **جارحیت کا ختم ہونا**

بچوں کا کارٹون سے لطف اندوز ہونا اور ہنستے ہیں جب کارتون کے کرداروں کی مزاحیہ فنکاری دیکھتے ہیں۔ ہنسی مذاق، جارحیت کم کرنے اور احساس برتری میں مدد کرتے ہیں اور یہ ہمیں مثبت احساس کی سوچ میں مدد دیتے ہیں۔

کارٹون بینی کے بچوں کی نشوونما پر منفی اثرات

- **وقت کا ضیاع**

وقت کس قدر قیمتی چیز ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم میں کئی ایک مقامات پر زمانے اور وقت کی قسم کھائی گئی ہے۔ جیسے (وَالْعَصْرِ)،(وَالْفَجْرِ) جبکہ ہم اسی قدر اس کے ساتھ بے وقعتی کا رویہ اپناتے ہیں۔ ماہرین کی رائے یہ ہے کہ ٹی وی اور ریڈیو کلچر، بچوں پر بہت برا اثر ڈالتا ہے نیز بچوں کی فطری ذہانت اور سادگی کو زنگ لگاتا ہے۔ بعض گھرانوں میں ٹی وی مسلسل کھلا رہتا ہے خواہ کوئی دیکھ رہا ہو یا نہیں۔ نیز ٹی وی کو بچوں کو مشغول رکھنے یا وقت گزاری کا ایک اچھا ذریعہ سمجھا جاتا ہے جبکہ اس سے پڑنے والے برے اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

- بچے کا جو وقت دوسروں کے ساتھ میل جول اور کھیل کود میں گذرنا چاہیے تھا، جس سے بچے کا ذہن دراصل تیز ہوتا اور اس کے ذہن کی نشوونما ہوتی وہ وقت بچہ ویڈیو اسکرین کے سامنے گذار کر ضائع کر دیتا ہے اور وہ فائدہ حاصل نہیں کر پاتا جو کہ لوگوں سے ملاقات اور چیزوں کو براہ راست برت کر حاصل کر سکتا تھا۔
- بچے کا جو وقت اہم مہارتوں کے حصول کا تھا، جس میں وہ زبانی اور تخلیقی، فنی اور سماجی صلاحیتوں میں مہارت حاصل کرتا، اس کا وقت ٹی وی دیکھنے میں ضائع ہو جاتا ہے، جبکہ بچے کی زندگی کے ابتدائی دو سال ان صلاحیتوں کے لئے بہت اہم ہوتے ہیں[23]

ہم جہاں خود وقت کا صحیح استعمال نہیں کرتے وہیں بچوں کو بھی وقت ضائع کرنے کا عادی بناتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم بچوں کی تربیت کی ذمہ داری خود سنبھالتے، انہیں اپنا قیمتی وقت دیتے، ہم انہیں ٹی وی کے آگے بٹھا کر، کارٹون چینل لگا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف یہ کہ دیگر بڑی خرابیوں کو جنم دیتا ہے، بلکہ بذات خود ضیاع وقت کے ضمن میں ایک بہت بڑا نقصان ہے۔

- **پُرتشدد رویہ**

کارٹون دیکھنے والے بچوں پر کی جانے والی نفسیاتی تحقیق سے تین اہم نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

- ایسے بچے بے حس ہو جاتے ہیں۔

---

23 ۔ www.raisesmartkid.com/ all–ages/ 1–articles/ 13–the good and bad20 effects of TV on your kid.

- ایسے بچے جو مسلسل تشدد کا مشاہدہ کرتے ہیں وہ تشدد سے عام طور پر بے خوف اور اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔
- اور پھر ایسے بچے نتیجۃً خود تشدد مزاج ہو کر اس راہ کو اپنا لیتے ہیں۔[24]
- AAP نے اپنی پالیسی میں اس بات کا اظہار کی ہے۔ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ میڈیا مین پیش کیا جانے والا تشدد، حقیقی زندگی میں پائے جانے والے تشدد کی اہم وجہ ہے

(AACAP) نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ جو بچے ایسے پروگرام دیکھتے ہیں جن میں تشدد کو حقیقت کے قریب سے قریب تر کرکے دکھایا جاتا ہے وہ بچے اس بات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، نیز ایسے بچے اپنے مسائل کا حل تشدد کی راہ میں تلاش کرتے ہیں۔[25]

- **جسمانی، ذہنی اور تعلیمی نشو نما سے عدم توجہ**

اسلام اپنے ماننے والوں کے لئے ایسی تفریح طبع کو پسند کرتا ہے جس میں جسمانی ورزش ہو۔ کیونکہ جس قدر جسم مضبوط اور چست ہو گا تو اسی قدر ذہن بھی تیز ہو گا تاکہ انسان کی صلاحتیں علم و عمل میں بھرپور لگ سکیں۔

جسمانی ورزش سے خوب تھکاوٹ ہوتی ہے، پسینہ آتا ہے اور پھر بھوک بھی خوب لگتی ہے۔ آج کل ماؤں کی عموماً شکایت یہی ہوتی ہے، کہ بچے کھانا نہیں کھاتے۔ اگر غور کیا جائے تو ٹی وی کے آگے گھنٹوں بیٹھے رہنے اور اس میں منہمک ہو جانے سے جسمانی حرکت تو ہوتی نہیں۔ اب جب جسم تھکے گا ہی نہیں تو پہلے کا کھایا ہوا کھانا ہضم نہیں ہو گا، جس کے نتیجے میں اگلے کھانے کے وقت بھوک نہیں لگے گی۔ ماں اپنا فرض نبھانے کے لیے فاسٹ فوڈز کا سہارا لے لیتی ہے جو بچے کی صحت کے لئے مزید نقصان کا باعث بنتا ہے نتیجۃً بچہ جسمانی اور ذہنی طور پر کمزور ہو تا ہے۔

میڈیکل رسالے Prediatrics کے اپریل 2004 کے شمارے میں ایک رپورٹ شائع کی گئی، جس کے مطابق کم عمر بچوں کو ٹی وی دیکھنے سے 7 سال کی عمر میں توجہ کی کمی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے[26] نیز اسی رسالہ میں اس بات کا اظہار کیا گیا 8۔سالہ بچوں میں وزن 1 کی کمی پائی گئی۔[27]

24۔ www.raisemartkid.com/all-ages/1=articles/13=the-good-and-bad-effects-of –tv-on- your-kid

25۔ کارٹون بنی، ویڈیو گیم اور مسلمان بچے، مفتی محمد شہزاد، 15

26۔ kerb,n.f&jacbson,m.s,(2003) prevention of pediatric overweight and obesity.

نیز مسلسل ٹی وی دیکھنے کی عادت سے بچے کا ذہن سُن ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے بچہ عملی میدان میں اقدام کرنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے۔(28)

دسمبر 1997 میں پوکیمون نامی کارٹون کی ایک قسط نے دنیا بھر کی توجہ حاصل کی۔ اس کارٹون کو دیکھنے کے بعد بچوں میں دورے پڑنے کی شکایات موصول ہو جائیں۔

بچے کا وہ وقت جو کتب بینی اور مطالوہ کی صلاحیت کو پروان چڑہانے میں گذرنا چاہیے تھا ٹی وی دیکھنے کی نذر ہو جاتا ہے۔

- **عریانیت کا فروغ**

دین اسلام میں سترہ لباس کی اہمیت کو بہت اجاگر کیا گیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لئے ستر کی الگ الگ حدود مقرر کی ہیں۔ جس سے کم لباس زیب تن کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا﴾(29)

(اے آدم کے بیٹوں! ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا جو تمہارے جسم کے ان حصوں کو چھپا سکے جن کا کھولنا برا ہے۔)

یاد رکھیے! اگر آج سترہ لباس کی اہمیت دل و دماغ میں نہ بیٹھی تو پھر آئندہ آنے والا وقت بہت بھیانک صورت اختیار کر لے گا۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾(30)

(یاد رکھو کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، اُن کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے، اور تم نہیں جانتے۔)

- **طلسماتی کرداروں کا ذہن پر حاوی ہونا**

چونکہ کارٹون عموماً طلسماتی کرداروں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جس میں کارٹون کردار کو عام انسانوں سے ہٹ کر غیر معمولی طاقت وصلاحیت کا مالک دکھایا جاتا ہے، اس لئے بچے اس کردار کے کارنامے دیکھ کر اس سے بہت مرعوب ہو جاتے ہیں۔ "ٹام اینڈ جیری" بہت ہی مشہور کارٹون اس کی بڑی مثال ہے، جس میں سی غیر حقیقی کردار لڑتے جھگڑتے، ایک دوسرے کو مختلف گھریلو و دیگر چیزوں سے، مارتے دکھائے جاتے

---

27 ۔ www.raisemartkid.com/all-ages/1=articles/13

28 ۔ scharrer,e.(1999),.television:what's on,who,s watching.comstok,g.,&

29 ۔ القرآن 26:7

30 ۔ القرآن 19:24

ہیں، جو بظاہر بڑے مزاحیہ لگتا ہے، مگر ایک کم عمر بچہ ان کرداروں کو شوق سے دیکھ کرنا دانستہ طور پر نقصان دہ سرگرمیاں سیکھ جاتا ہے اور ان کو اصل زندگی میں اپنانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔اسی وجہ سے 1970 کی دہائی میں اس سمیت دیگر کلاسیکی کارٹونوں پر کئی ممالک میں پابندی لگادی گئی تھی۔[31]

- **ناچ گانا**

کارٹون کے ضمن میں بچوں کو ناچ گانے کا عادی بنایا جاتا ہے ناچنا گانا شریعت اسلامیہ میں بہت مذموم بتلایا گیاہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾[32]

(اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کے خریدار ہیں تاکہ ان کے ذریعے لوگوں کو بے سمجھے بوجھے اللہ کے راستے سے بھٹکائیں،اور اسکا مزاق بنائیں۔ان لوگوں کو وہ عذابہو گا جو ذلیل کرکے رکھ دے گا۔)

مفتی محمد شفیع اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

آیت مذکور میں (لھوالحدیث) کے معنی اور تفسیر میں مفسرین کی مختلف اقوال ہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی ایک روایت میں اس کی تفسیر گانے بجانے سے کی ہے۔

جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک آیت تمام ان چیزوں کے لیے جو انسان کو اللہ کی عبادت سے غفلت میں ڈال دیں ، اس میں غنااور مزامیر بھی شامل ہیں اور بیہودہ قصے کہانیاں بھی ۔ امام بخاری نے اپنی کتاب 'الادب المفرد'میں اورامام بیہقی نے اپنی سنن میں (لھوالحدیث) کی یہی تفسیر بیان کی ہے اور فرمایا کہ اس سے مراد ناچ گانااور اس سے مشابہ دوسری چیزیں ہیں[33]

اس آیت کے شان نزول کے بارے میں علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

"نضر بن حارث ایک بہت بڑا تاجر تھااور تجارت کے لیے مختلف ملکوں کا سفر کرتا تھاملک فارس سے شاہان عجم کے تاریخی قصے خرید کر لایااور مشرکین سے کہا کہ محمد تمہیں قوم عاد اور ثمود

31۔ www. azernews.az/analysis/58562.html

32۔ القرآن 6:31

33۔ معارف القران، مفتی محمد شفیع،ادارۃ المعارف، کراچی،20:7۔21

کے واقعات سناتے ہیں میں تمہیں ان سے بہتر رستم اور اسفندیار اور دوسرے شاہان فارس کے قصے سناتا ہوں "[34]

الدر المنثور میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

یہ آیت نضر کے بارے میں نازل ہوئی جو باہر سے گانے والی لے کر آتا جس کسی کے بارے میں سنتا کہ وہ اسلام کا ارادہ رکھتا ہے اسے اپنی لونڈی کے پاس لے کے آتا پھر کہتا اسے کھلاو پلاو۔ یہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں محمد حکم دیتا ہے۔ کہ نماز پڑھو، روزے رکھو۔[35]

- **ہندوانہ عقائد پر مبنی کارٹون**

غیر مسلم ممالک، اپنے مذہب کی تعلیمات کو بچوں کے ذہنوں میں بٹھانے کے لئے اپنے مذہب کی کتابوں میں موجود کہانیوں کو کارٹون کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ مثلاً: کرشنا[36] ہنومان[37] اور چھوٹا بھیم[38] کو کارٹون کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ان شخصیات کے بارے میں کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے، جس سے صورتِ حال کی سنگینی کا اندازہ ہو جائے گا۔

➢ **کرشنا**

"کرشنا" ہندوؤں کے مجملہ خداوؤں میں سے ایک خدا کا نام ہے۔ ہندو مذہب کے مطابق، "کرشنا" نے "ارجن" کو مخاطب کر کے جو منظوم کہانیاں پیش کیں۔ وہ آج "بھگوت گیتا" کے نام سے ہندوؤں کے مذہبی لٹریچر کا ایک اہم حصہ ہے۔

➢ **ہنومان**

ہندو مذہب میں "ہنومان" کو بڑا مقام حاصل ہے۔ رام نے ہنومان ہی کی مدد سے اپنی بیوی "سیتا" کو "راون" کی قید سے آزاد کرایا تھا۔[39]

---

34 ۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم، علامہ الوسی، شہاب الدین محمود ابن عبد اللہ (دار الکتب العلمیہ، بیروت)، 1415ھ، 67: 11

35 ۔ الدار المنثور، عبد الرحمن بن آبی بکر، جلال الدین السیوطی (بیروت، دار الفکر)، 504:6

36 ۔ www.iskontimes.com

37 ۔ www imbd.com/title/tt0488836

38 ۔ www.haailand.com/chotabheemcharacters.jsp

39 ۔ Jones, C., & Ryan, J.D. (2006) Encyclopedia of Hinduism, Infobase Publishing.

➢ **چھوٹا بھیم**

یہ ایک ہندو تاریخی کردار ہے اس میں بھیم سنگھ کے نام سے ایک طاقتور بندے کا تذکرہ ہے۔(40) یہ کارٹون جب مسلم بچے دیکھتے

ہیں تو وہ بھی اس کارٹون میں پیش کئے گئے مذہبی طلسماتی کردار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ یقیناً ایک مسلمان بچے کے لئے اس کچی عمر میں کسی دوسرے مذہب کی شخصیت سے اس طرح متاثر ہو جانا انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ نیز یہ کردار بچوں کے ذہن پر اس قدر سوال ہو جاتے ہیں کہ بچوں کے روزمرہ استعمال کی چیزوں مثلاً بیگ، مگ وغیرہ پر ان کی تصاویر لگا کر فروخت کیا جاتا ہے۔

- **سور کی شکل کے کارٹون**

وہ کارٹون جو جانوروں کی شکلوں پر مبنی ہوتے ہیں اب ان میں غیر محسوس انداز سے بلی، شیر، چوہے، بطخ اور دیگر جانوروں کے ساتھ ساتھ سور کی شکل کے کارٹون بھی سامنے آرہے ہیں، جیسے "پورکی پگ"(41) ہمارا معاشرہ جس میں ایک وقت تھا کہ جب اس جانور کا نام لینا تک پسند نہیں کیا جاتا تھا، اب صورت حال یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو نادانستہ، انتہائی غیر محسوس انداز میں اس حرام جانور سے روشناس کراتے ہیں۔ ایک سازش کے تحت، ان بچوں کے دلوں سے اس ضانور سے نفرت کے جذبات کو کم کیا جارہا ہے، تاکہ یہ بچے اپنی آنے والی نسلوں کو ان جذبات سے آگہی نہ دے سکیں اور پھر وہ نسل یا پھر اس سے اگلی نسل حرام خوری میں مبتلا ہو جائے۔

- **نازیبا حرکات**

دین اسلام میں حیاو پاکدامنی کے حصول پر بہت زور دیا گیا ہے۔ حیا کو ایمان کا جز قرار دیا ہے۔ اسی حیا کی بدولت انسان اپنے ستر ولباس کا بھی خیال رکھتا ہے، اپنی گفتار اور عمل و کردار بھی محتاط رہتا ہے۔ اسی کی بابت مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور عورتوں کو بن سنور کر کھلے بندوں گھومنے سے منع کیا ہے اور جب یہ حیانہ رہے تو انسان شتر بے مہار ہو جاتا ہے اور اس خمیازہ معاشرے کو بھگتنا پڑتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے کہ:

((الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ))(42)

---

40 ۔ Jones, C., & Ryan, J.D. (2006) Encyclopedia of Hinduism, Infobase Publishing.

41 ۔ www imbd .com/character/ch0029616/bio

42 ۔ بخاری ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری (ریاض، دارالسلام)، کتاب الإيمان، باب أمور الإيمان، رقم: 9

(ایمان کے ساٹھ سے کچھ اوپر شعبے ہیں، اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔)

نیز ارشاد نبوی ہے کہ:

((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ))[43]

(سابقہ نبوی تعلیمات سے جو کچھ لوگوں نے حاصل کیا اس میں ایک یہ ہے کہ: جب تم حیادار نہ رہو، تو پھر جو چاہے کرتے پھرو۔)

چنانچہ بوس ونار ایک حقیقی مرد وعورت کریں یا پھر دو کارٹون کردار، بہر حال ایک نازیبا اور شرم وحیا سے فروتر حرکت ہے۔ افسوس یہ ہے کہ وہ والدین جو اپنے بچوں کو کسی فلم یا ڈرامے میں اس طرح کی نازیبا حرکات کے منظر سے دور رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں مگر کسی کارٹون میں اس طرح کی حرکات پر ان کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ یاد رکھیے! یہ بچے کچے ذہن کے مالک ہیں، اگر آج انہیں اس طرح کے کارٹون سے نہ روکا گیا تو ان کا کل بہت خطرناک صورت اختیار کر سکتا ہے۔

- **عقیدہ تثلیث اور بتوں کی پوجا کی نمائش**

چونکہ زیادہ تر کارٹونسٹ یہود ونصاری ہیں اس لیے وہ گاہ بگاہ اس طرح کے مناظر رکھتے ہیں تاکہ بچوں کی ذہنسازی ہو سکے آپ ہندی کے اکثر کارٹون اداکاروں بتوں سے مدد مانگتے اور غیر اللہ کے اگے سر جھکاتے دیکھتے ہوں گے۔

- **جادوگروں اور شعبدہ بازوں کی تصدیق اور تکریم**

کارٹون سیریز میں عام طور پر جادوگروں کی طاقت کا مظاہرہ ہوتا ہے 'جادوگر مردوں کہ زندہ اور غائب چیز کہ حاضر کر کے مشاہدین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے یقیناً بچوں کے کچے ذکن کے یہ بہت خطرناک ہے۔

- **وطن کے تقدس کی تعلیم**

اکثر ان کارٹون سیریز میں یے دکھایا جاتا ہے کہ ایک ادمی بار بار اپنے وطن کی قسم کھاتا ہے جیسے بھارت ماتا کی قسم، موٹو پتلو میں ے یہ جملہ بار بار دہرایا جاتا ہے۔

- **موت وحیات کا مذاق**

کارٹون میں اکثر مار کر دوبارہ زندہ کر کے دکھایا جاتا ہے[44]

43۔ صحیح بخاری امام بخاری، کتاب الأدب، باب إذا لم تستح فاصنع ما شئت، رقم:5769

44۔ www.youtube.com/channel/m3rvkx4l2tp0aq

کارٹون بینی کی خرابیاں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل

بظاہر بے ضرر نظر آنے والے کاٹون اپنے اندر فساد عظیم لئے ہوئے ہیں۔ والدین یہ سوچ کر کہ بچہ کارٹون ہی تو دیکھ رہاہے کسی قسم کی پرواہ نہیں کرتے۔ ذیل میں کارٹون کی چند خرابیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے، ذرا غور کرنے سے ہر ذی شعور شخص ان خرابیوں کا اعتراف کرے گا۔

خرابیوں کے بیان سے پہلے حال ہی میں کیا گیا ایک سروے پیش ہے، جس سے آگے بیان کیے جانے والے حقائق کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ یہ سروے 50 والدین سے کیا گیا۔ سروے میں کیے جانے والے سوالات: بچوں کے رویے، ان کی عمر، ٹی وی دیکھنے کے دورانیے، ان کے حالات، رد عمل، کارٹون دیکھنے کے مطالبے، ٹی وی بند کیے جانے پر غصہ، والدین کا کارٹون پر اطمینان اور ان کے تجارتی فوائد جیسی باتوں پر مبنی تھے۔

اس سروے سے حاصل شدہ اعداد و شمار یہ ہیں:

- جوابدہ لوگوں میں سے 50 فیصد کے بچوں کی عمر 9-5 سال تھی۔ جبکہ 30 فیصد کے بچوں کی عمر 12-10 سال تھی۔
- 80 فیصد لوگوں کا جواب یہ تھا کہ ان کے بچے کم از کم 2 گھنٹے اور 15 فیصد کا کہنا یہ ہے کہ ان کے بچے 3 گھنٹے سے زیادہ ٹی وی دیکھتے ہیں۔
- 90 فیصد بچے اپنے بچوں کو پر امن سمجھتے ہیں۔
- 80 فیصد لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ان کے بچے کارٹون دیکھتے وقت اس میں مگن ہو جاتے ہیں
- 100 فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ ان کے بچے پُر تشدد کارٹون دیکھ کر جارحانہ رویہ اپناتے ہیں۔
- 75 فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ ان کے بچے کارٹون کرداروں کے استعمال کردہ چیزوں اور ایسی چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں جس میں ان کرداروں کا لیبل لگا ہو۔
- 70 فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ بچوں کو کارٹون سے روکنے پر ان بچوں کو شدید غصہ آجاتا ہے۔
- 100 فیصد والدین کا خیال یہ ہے کہ ان کے بچوں کو کارٹون کے ذریعے کارپوریٹ مقاصد کو پورا کرنے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔[45]

[45] - http;//qundeel .com/ research-paper-on-effects-of-cartoons-on-children

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل

اسلام نے تربیت اولاد کے سلسلے میں جو زریں اصول و ضوابط اور والدین کو کتاب و سنت میں اسلامی تربیت کے سلسلے میں جو رہنمائی پیش کی گئی ہے وہ کسی بھی مذہب میں نہیں یہ الگ بات ہے کہ ہم ان اصولوں کو تربیت اولاد کے سلسلے میں اپنانے میں کس حد تک کامیاب ہیں اور کہاں تک ناکام ہیں۔

محسن انسانیت ﷺ کی بچوں کو مفید نصیحتیں

امام ترمذی نے اپنی جامع میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک حسن صحیح حدیث نقل کی ہے جس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ (سواری پر) نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الأَقْلَامُ وَجَفَّتْ الصُّحُفُ)) (46)

(اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اگر مدد طلب کرو تو صرف اسی سے مدد طلب کرو اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہر گز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ اس لئے کہ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔)

((يَا غُلامُ، أَوْ يَا غُلَيِّمُ، أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِنَّ؟" فَقُلْتُ: بَلَى. فَقَالَ:" احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَيْهِ فِي الرَّخَاءِ، يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَإِذَا سَأَلْتَ، فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ، فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَلَوْ أَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيعًا أَرَادُوا أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ عَلَيْكَ،لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَإِنْ أَرَادُوا أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ،

46۔ سنن ترمذی، محمد بن عیسی، الترمذی، أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ، رقم:2516

وَاعْلَمْ أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا)) (47)

(اے لڑکے! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں جن کے ذریعے اللہ تمہیں فائدہ دے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی حفاظت کرو (اس کے احکام کی) اللہ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ کی حفاظت کرو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے، تم اسے خوشحالی میں یاد رکھو وہ تمہیں تکلیف کے وقت یاد رکھے گا، جب مانگو اللہ سے مانگو، جب مدد چاہو اللہ سے چاہو اور جان رکھو! کہ اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر وہ سارے مل کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھالئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے اور یاد رکھو! مصائب پر صبر کرنے میں بڑی خیر ہے کیونکہ مدد صبر کے ساتھ ہے، کشادگی تنگی کے ساتھ ہے اور آسانی سختی کے ساتھ ہے۔)

- واحِفَظْ اللہ یَحفظْکَ: یعنی اگر تم اللہ کے احکام بجالاؤاور اس کے منع کردہ کاموں سے اجتناب کرو تو اللہ بھی دنیا و آخرت میں تمہارا خیال رکھے گا
- إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ: جب تم کچھ مانگو تو بس اللہ سے ھی مانگو،اور جب تم مدد طلب کرو تو بس اللہ سے ہی مدد طلب کرو۔
- واعلم انَّ النّصرَ معَ الصبرَ: اور خوب جان لو اللہ کی تائید و نصرت صرف صبر و تحمل اور برداشت کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہے۔
- وَانَّ الفَرَجَ مَعَ الکرَب: اور بے شک ہر تنگی کے بعد کشادگی ہے۔
- انَّ معَ العسر یسرا: بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔

احادیث سے ماخوذ چند اہم فوائد

1. سرور دوعالم ﷺ کی بچوں سے بے پناہ محبت کے اظہار کا بیان، اپنے چچا زاد بھائی کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھانا اور ان کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے "یا غلام" اے بچے ! کہ کر اوآز دینا۔
2. بچوں کو اللہ کی اطاعت وفرمانبردار کی تلقین کرنا۔

47۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد (مؤسسہ الرسالہ، بیروت، الطبعہ الأولی، 1421ھ، 2001ء)، مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، حدیث:2803

3. اگر کوئی بندہ مومن آسودگی وفراخی میں اللہ کو یاد رکھے گا بندوں کی حقوق وفرائض کا خیال رکھے گا تو اللہ اس کے لیے ایسے حالات میں نجات کی راہیں کھول دے گا جب وہ ہر طرف سے شدائد ومحن اور مصائب وآلام میں گھر چکا ہوگا۔
4. بچوں کی تربیت ایسے طور پر ہونی چاہیے کہ وہ اپنے ہر کام کے نیک انجام کے متعلق پرامید ہوں کیونکہ اس طرح یہی نہیں کہ وہ آنے والے خطرات کا مقابلہ نہایت شجاعت وجوانمردی اور قومی وملی بھرپور جزبوں کے ساتھ کرنے کے قابل ہو سکیں بلکہ ان کا وجود امت اسلامیہ کے لیے بھی مفید ثابت ہو۔ اس کے علاوہ انہیں ارکان اسلام، ارکان ایمان، توحید کی تعلیمات بھی دی جائیں۔

حجاب وستر پوشی

بچے یا بچی کو بچپن ہی سے جسم ڈھانپنے کی تلقین کرنا چاہیے تاکی بلوغت کی عمر کو پہنچنے تک وہ ساتر لباس پہننے کے عادی ہو جائیں تاکہ یہ نوجوان نسل کے بگاڑ کا باعث نہ بنے اور جب بچہ بلوغت کو پہنچے تو اسے باور کروائیں کہ پردہ اس کا محافظ ہے۔

قرآن پاک تمام مومن عورتوں کو حجاب کی پابندی کی دعوت یوں دے رہا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾[48]

(اے نبی کہ دیجیے اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتیں سے کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکا لیا کریں اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔)

اور اللہ تعالیٰ مومنہ عورتوں کو بے پردگی اور بے جازیب وزینت کے اختیار کرنے سے روکتے ہوئے یوں ارشاد فرماتا ہے:

1۔ ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾[49]

ترجمہ: اور سابقہ دور جہالت کی سج دھج کے ساتھ ظاہر نہ ہوں

48۔ القرآن 59:33

49۔ القرآن 33:33

2۔لڑکی ہو یا لڑکا ہر ایک کو اس بات کی تلقین کرنی چاہیے کہ وہ اپنی جنس کے لیے بنا ہوا خاص لباس استعمال کرے تاکہ وہ دوسری جنس کی افراد کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے محفوظ رہ سکے اس کے علاوہ بچوں کو اس بات کی بھی ہدایت کرنی چاہیے کی وہ غیر مسلم قوم کی ایجاد کردہ تنگ پتلون جیسے لباس یونیفارم اور اخلاق باختہ فیشن سے اپنے آپ کو بچایے کیونکہ وہ لوگ جو اس قسم کے کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں ان کے لیے حدیث میں سخت وعید آئی ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

((لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ))[50]

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی سی صورت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر (بھی) لعنت کی جو مردوں کی سی صورت اختیار کرتی ہیں۔)

اخلاق وآداب

اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمیں بچوں کو اس بات کا عادی بنانا چاہیے کی وہ کسی چیز کو لینے دینے کھانے پینے اوراسی طرح لکھائی کرتے ہوئے اور مہمان کی مہمان نوازی ے فرائض ادا کرتے وقت اپنا دائیاں ہاتھ استعمال کرے اس کے علاوہ بھی ہدایت کرنی چاہے کہ وہ ہر کام شروع کرتے وقت بسم اللہ ضرور پڑھے۔

ذہنی مصروفیت کے کاموں میں انہماک

علماء نفس کہتے ہیں کہ انسان میں فطری طورپر نفسانی خواہشات یا حیوانی جزبات پائے جاتے ہیں ان کو جس طرح بڑھانا ممکن ہے اسی طرح ان کو گھٹانا اوران پر قابوپانا بھی ممکن ہے مزکورہ قول کی روشنی میں یہ کہنادرست ہوگا کہ اگر بعض زرائع انسان میں ودیعت دی گئی ہے فطری حیوانی جذبوں کو ابھارنے اور اکسانے کا کام دیتے ہیں تو بعض وسائل ایسے بھی ہیں جوان پر قابوپانے میں مدد دیتےہیں مثال کے طور پر پابندی صوم وصلوتہ،تلاوت قرآن حکیم اور مطالعہ حدیث وسیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چیزیں ہیں۔جو نفس کوحیوانی جذبات کی انتہا گہرائیوں سے اٹھا کر روحانیت کے اعلی مدارج تک پہچانے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں ۔

50۔ صحیح بخاری،امام بخاری،کتاب اللباس،باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال،رقم:5546

جسمانی مشقت کے کاموں میں دلچسپی

اس کا مقصد اپنے آپ کو جسمانی مشقت کے مختلف کاموں میں مصروف رکھ کر ذہنی بگاڑ کی اصلاح کرنا ہے کیونکہ جسم کی بناوٹ اوراس کے ڈیل ڈول کی بہترین ساخت پر خصوصی توجہ دینااسکاوئٹ گروپوں کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینااور غیر مخلوط ادبی مجالس و محفل میں عملی طور پر شرکت وغیرہ ایسے کام ہیں جو نوجوان طلباء کے لیے ذہن کو نہ صرف حیوانی جزبوں کی سوچ سے پاک کرتے ہیں بلکہ انہیں حرام کاری ارتکاب سے محفوظ رکھ کر جسمانی مذہبی اور اخلاقی اعتبار سے پہنچنے والے نقصانات سے بھی بچاتے ہیں۔

لہذاجب بھی کوئی نوجوان اپنے ذہن کے کسی گوشے میں حیوانی جذبے کو ابھرتا ہوا محسوس کرے تو اسے اپنے آپ کوجسمانی مشقت کے کسی کام میں لگا کراپنی خدادادصلاحیتوں فوائدجسمانی کے کمانے کے لیے کسی صحیح مصرف انتخاب کرنا چاہیے اس غرض کے لیے تیز لمبی دوڑ اور مختلف کھیل ہیں۔

کتب دینیہ کا مطالعہ

ایسی کتابیں جونوجوان نسل کے بگاڑکوسوارنےاور ان کی افکار وخیالات میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے حیرت انگیز طورپر اپنااثر رکھتی ہیں ان میں قرآن پاک،کتب حدیث وتفسیر سرفہرست ہیں اسی طرح سیرت نبوی،تاریخ خلفاءراشدین اور عظیم سکالر کی سوانح حیات بھی مفید طلب ہے۔

خلاصہ / حرف آخر

مقالاتی سفر کے آخر میں ایک بار پھر اس حقیقت کا اعادہ کرنا چاہتی ہوں کہ انسانی علم ظن و تخمین کا مجموعہ ہوتا ہے اور انسانوں کی کاوش غلطیوں سے مبرا نہیں ہوتی مزید بر آں انسان جب بھی اپنی ماضی کی تحریر پر نظر ڈالتا ہے تو اس میں بے شمار نقائص نظر آتے ہیں میں بھی گر دہ انسان سے تعلق رکھتی ہوں اور مجھ پر بھی وہی عالمگیر اصول لاگو ہوتے ہیں جس سے نوع بشر کا کوئی بھی فرد مبرا نہیں ہے۔میں قارئین سے ملتمس ہوں کہ اگر دوران مطالعہ کوئی خامی نظر آئے تو اس کی اصلاح فرمادیں۔

- ➢ فحاشی عریانی اور دیگر شرعی امور کی روک تھام اور سدباب کی لیے کوشش کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے لہذا ہر مسلمان کو اس طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے
- ➢ غلط اور حیاسوز فلمیں وکارٹون بینیامت مسلمہ اور خصوصانئی نسل کے لیے ایک عظیم فتنہ ہے لہذا نسل نو کو اس سے بچانے کی ہر ممکن کوشش ضروری ہے
- ➢ والدین کی ذمداری ھے کہ اپنیاولاد صحیح تربیت کریں تا کہ یہ بچے مستقبل کے معمار بن سکیں

- مسلمان آئی ٹی ماہرین کیذمہ داریوں میں شامل ہے کے وہ مسلمان بچوں کے لیے ایس متبادل پروگرامز بنا کر پیش کریں جو اخلاقی و معاشرتی برائیوں سے پاک اور میزان شریعت پر پورا اترتے ہوں۔

اللہ ہم سب کو اپنے کلام سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تجاویز

- فحاشی، بے حیائی، اخلاقی پستی، تشدد انہ رویہ اور دیگر جو امور مذکور ہوئے ان سب کی روک تھام کسی ایک فرد یا ادارے کی ذمہ داری نہیں، بلکہ بحثیت مجموعی ہم میں سے ہر ہر فرد اس کا ذمہ دار ہے۔ ٹی وی پر کارٹون دیکھنے کے لئے محض وقت کی قید لگا دینا بھی کافی نہیں، اس لئے کہ نہ جانے اس قلیل وقت میں بھی کتنا کچھ غلیظ مواد بچے کے ذہن کو خراب کر چکا ہو۔ البتہ چند تجاویز بیان کی جاتی ہیں تا کہ اس برائی سے مرحلہ وار چھٹکارا ممکن ہو سکے:
- حکومت نے جس ادارے کی ذمہ داری سنسر کی لگائی ہے اس ادارے کو ان کارٹونز اور ویڈیو گیمز کے بارے میں بھی فعال ہونا چاہیے۔ اور ایسے تمام کارٹونز اور ویڈیو گیمز پر سرکاری پابندی عائد کر دینی چاہیے جو بچوں میں اخلاقی برائیاں پھیلانے میں کوشاں ہیں۔
- بچوں میں ایسے کھیلوں کو فروغ دینا چاہیئے۔ جس میں جسمانی ورزش خوب ہو، تا کہ انہیں اس کے بعد کسی کارٹون یا ویڈیو گیم کی ضرورت ہی نہ پڑے۔
- والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کے ساتھمناسب وقت گزاریں انہیں ٹی وی کے سپرد کر کے خود کو بریٔ الذمہ نہ سمجھیں۔
- والدین کو بچوں پر کڑی نگاہ رکھنے چاہیے، نیز بڑے بھائی، بہن جو سمجھدار ہوں انہیں بھی اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کی تربیت میں اپنا حصہ شامل کرنا چاہیے۔
- مسلمان آئی ٹی ماہرین کو ایسا متبادل پیش کرنا چاہیے جو شرعی و اخلاقی برائیوں سے پاک ہو۔

Bibliography

1. Cambridge University Press. (n.d.). Cambridge Advanced Learner's Dictionary. UK: Cambridge University Press.
2. Comstock, G., & Scharrer, E. (1999). Television: What's On, Who's Watching. San Diego: Academic Press.
3. Bukhari, Z. (n.d.). Maʿṣūm Bacce ke ʿAqīde par Kārṭūn kā Aṡar. Retrieved from https://ziyabukhari.blogspot.com
4. Jones, C., & Ryan, J. D. (2006). Encyclopedia of Hinduism. Infobase Publishing.
5. Kerb, N. F., & Jacobson, M. S. (2003). Prevention of Pediatric Overweight and Obesity. Retrieved from [source needed].
6. IMDb. (n.d.). Character Bio. Retrieved from http://www.imdb.com/character/ch0029616/bio
7. IMDb. (n.d.). Title. Retrieved from http://www.imdb.com/title/tt0488836
8. Azernews. (n.d.). Analysis. Retrieved from http://www.azernews.az/analysis/58562.html
9. Haailand. (n.d.). Chota Bheem Characters. Retrieved from http://www.haailand.com/chotabheemcharacters.jsp
10. Iskon Times. (n.d.). Article. Retrieved from [source needed.[
11. Raise Smart Kid. (n.d.).The Good and Bad Effects of TV on Your Kid. Retrieved from http://www.raisesmartkid.com/all-ages/1-articles/13
12. Urdu Inc. (n.d.). English Dictionary. Retrieved June 25, 2019, from http://www.urduinc.com/english-dictionary
13. YouTube. (n.d.). Channel. Retrieved from http://www.youtube.com/channel/m3rvkx4l2tp0aq
14. Zaheeruddin, A. (2015, October 13). Sūpar Hīrō: Ek Jāʾizah. Kāmkas wa Miks. Retrieved November 9, 2015.
15. Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad bin Ismāʿīl. Ṣaḥīḥ Bukhārī. Riyāḍ: Dār al-Salām.
16. Alwān, ʿAbd Allāh Nāṣiḥ. Tarbiya al-Awlād fī al-Islām. Dār al-Salām li al-Ṭibāʿah wa al-Nashr wa al-Tawzīʿ.
17. Tirmidhī, Muḥammad bin ʿĪsā. Sunan al-Tirmidhī. Riyāḍ: Dār al-Salām.
18. Fayrūzabādī, Muḥammad bin Yaʿqūb. Tafsīr Ibn ʿAbbās. Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Lubnān.

19. Ṭabarī, Muḥammad bin Jarīr. Tafsīr al-Ṭabarī: Jāmiʿ al-Bayān fī Taʾwīl al-Qurʾān. Muʾassasat al-Risālah.
20. Suyūṭī, ʿAbd al-Raḥmān bin Abū Bakr. Al-Durr al-Manthūr. Dār al-Fikr, Bayrūt.
21. Alūsī, Shihāb al-Dīn Maḥmūd bin ʿAbd Allāh. Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm. Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Bayrūt.
22. Ibn Mājah, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad. Sunan Ibn Mājah. Dār Iḥyāʾ al-Kutub al-ʿArabiyyah Fayṣal ʿĪsā al-Bābī al-Ḥalabī.
23. Sijistānī, Abū Dāwūd Sulaymān bin al-Ashʿath. Sunan Abī Dāwūd. Dār al-Kitāb al-ʿArabī.
24. Tirmidhī, Muḥammad bin ʿĪsā. Sunan Tirmidhī. Shirkah Maktabah wa Maṭbaʿah Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī.
25. Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad bin al-Ḥusayn. Shuʿab al-Īmān. Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Bayrūt.
26. Shāhzād, Muḥammad. Kārṭūn Bīnī, Vīḍiyō Gēm aur Muslimān Bacce. Karāchī: Raṭīb Publishers.
27. Iqbāl, ʿAllāmah. Kulliyāt-e-Iqbāl. Lāhaur: ʿIlm o ʿIrfān Publishers.
28. Ibn Ḥanbal, Abū ʿAbd Allāh Aḥmad bin Muḥammad bin. Musnad Aḥmad. Muʾassasat al-Risālah, Bayrūt.
29. Tibrīzī, Muḥammad bin ʿAbd Allāh al-Khaṭīb. Mishkāt al-Maṣābīḥ. Al-Maktab al-Islāmī, Bayrūt.
30. Shafīʿ, Muftī Muḥammad. Maʿārif al-Qurʾān. Idārat al-Maʿārif, Karāchī.
31. Nā Malūm. (1992). Ārṭ mein Mutākhkhir Taṣāwīr: Lāskō Ghār Nigārī se Spāʾiḍar Mēn tak. Retrieved November 5, 2015.
32. Nā Malūm. (2015, March). Stūn Tarāzān, Ek Qadīm Kāmik Strīp kā Muṭālaʿah. National Geographic Society. Retrieved November 5,